پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۱

۱۴ رجب ۱۴۰۷ھ ۲۵ مارچ ۱۹۸۷ء

پاکستان کو بھارت یا روس سے کوئی خطرہ نہیں ۔ صدر ضیاء

مجھے روسی فوج کی واپسی کا ٹائم ٹیبل مل چکا ہے

اقوام متحدہ کے نمائندے نے چند روز میں تین مرتبہ اسلام آباد اور دو بار کابل کا دورہ کیا

[illegible]

اسٹاک ہوم میں راجیو گاندھی سے وزیر اعظم جونیجو کی بات چیت

دیگر عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں

[illegible]

دولت مشترکہ میں شمولیت باوقار طریقے سے ہونی چاہیے

چیف آف اسٹاف کا عہدہ رکھنے کی میعاد مقرر نہیں، صحافیوں سے بات چیت

[illegible]

جنرل ضیاء پیپلز پارٹی کا ہی نہیں ہمارا بھی دعویٰ ہے ہیرا لگا!

خلافت اسلامیہ کے لیے اپنی حکومت بھی کبھی نہیں آئے گی، صحافیوں سے بات چیت

[illegible]

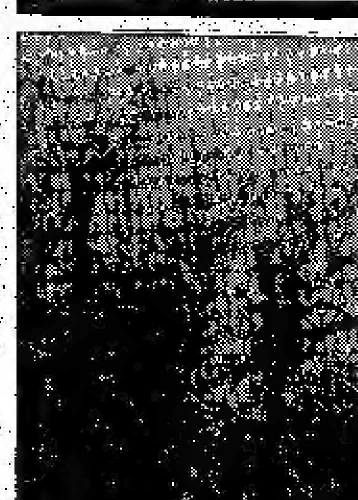
ولی خان اور دیگر رہنماؤں کو رِہا کر دیا گیا

[illegible]

نئے پیکج رولز کا نفاذ منسوخ نہیں کیا گیا

اطلاق یکم اپریل تک ملتوی

[illegible]



لیہ مشرقی پاکستان کی ذمہ دار جماعت اسلامی ہے

[illegible]

لاہور میں جماعت اسلامی کے عظیم الشان جلسہ عام کی جھلکیاں

[illegible]



امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد موچی دروازہ لاہور میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں۔

نصرت بھٹو کی بجائے کسی اور کو چیئرمین بناکر بھٹو کی جان بچائی جاسکتی تھی۔ کھر

بھٹو تھوڑی دیر تک ملک چلے جاتے تو ایک سال بعد دوبارہ اقتدار میں آسکتے تھے

بھٹو خاندان اجازت دے تو حسینہ شیخ کے بارے میں انکشافات کرسکتا ہوں

[illegible]



[illegible]

لاڑکانہ میں اصغر خان کی تقریر کے دوران شدید فائرنگ

جمہوریت کا قیدی ... [illegible]

[illegible]

باجوڑ میں تصادم، ۱۱ افراد ہلاک

[illegible]

جتوئی کے استقبال کے لئے!

چاندی کا تاج - عبائے فضیلت

۲۱ من پھول — ۲۱ رکبوتر

۲۱ قرآن مجید - تقسیم تبرک

خیر مقدم کے وقت - ایر اافراد

[illegible]



[illegible]

سرحد پر تیونس

سیاچن گلیشیئر پر بھارت نے قبضہ کرکے معاہدے کی دھجیاں بکھیر دی ہیں

[illegible]



[illegible]

پاکستانی طالب علم کو ڈگری دیئے بغیر ملک سے نکال دیا گیا

[illegible]

ٹکا خان اور اصغر خان کی اراضی ہاریوں میں تقسیم کی جائے

پروفیسر غفور

[illegible]



[illegible]

پاک بھارت سرحد پر جھڑپ

۲ پاکستانی ہلاک ایک کو پکڑ لیا گیا

[illegible]

بے نظیر ۵ صوبوں میں ۳۰ جلسے کریں گی

[illegible]



[illegible]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)
پندرہ روزہ
الہلال
ٹورنٹو

اشاعت کا پندرھواں سال

خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے جس نے اس پندرہ سالہ طویل صحافتی سفر میں ہماری رہنمائی کی۔ راستہ کٹھن اور پُرخار تھا۔ طرح طرح کی مشکلات اور مسائل درپیش ہوئے مگر انہیں ہمیشہ پرچے کی تیاری کے دوران ذہن سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی۔ پرچہ چھپ کر آتا، اسے ڈاک کے حوالے کیا جاتا اور پھر اگلے پرچے کی تیاری شروع ہو جاتی۔ اسی طرح عمر عزیز کے پندرہ سال گزر چکے ہیں۔

ہم جو بھی ہیں جیسے بھی ہیں، اپنے قارئین کے جانے پہچانے ہیں۔ ہماری سوچ ہمارا منزل اور ہمارا مقصد اب اظہار کا محتاج نہیں۔ چنانچہ اس موقع پر ہم اپنے قارئین کی خدمت میں صرف چند ایسے واقعات پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو ہمیں اپنے اس طویل صحافتی سفر میں طرح طرح سے چیلنج کرتے رہے۔

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کینیڈا میں پاکستان کے سفیر افتخار علی ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ ایک ماہر سفارت کار تھے مگر ان دنوں خالد حسن سفارت خانے کے کرتا دھرتا تھے۔ وہی خالد حسن جو ایک زمانے میں پاکستان ٹائمز سے وابستہ تھے اور بعد میں کچھ عرصہ ذوالفقار علی بھٹو کے پریس سیکریٹری بھی رہے۔ اس زمانے میں بھی پاکستانی ذرائع ابلاغ پر سخت سنسر عائد تھی۔ جبکہ پاکستان میں رونما ہونے والے واقعات کا علم بیرونی اخبارات سے یا پاکستانی انڈر گراؤنڈ پریس سے ہوتا تھا جسے ہم شائع کر دیتے تھے۔ خالد حسن کو یہ بات پسند نہ تھی۔ انہوں نے کئی دفعہ ملاقات پر اشارتاً ہمیں متنبہ کیا، خطوط لکھے اور آخر کار ایک دن افتخار علی صاحب کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران خالد حسن نے اس ہیچمدان کو ایک اچھی خاصی رقم اور پاکستان میں خاص مراعات دینے کی پیشکش کی۔ مگر جب ان ترغیبات، دھونس اور لالچ سے ان کا کام نہ چلا تو انہوں نے ٹورانٹو کے ایک شخص کو کثیر رقم دے کر خرید لیا اور اسے ہمارے مقابلے کے لئے تیار کیا۔ اس طرح یہاں سے اخبار "حال پاکستان" کا اجراء عمل میں آیا۔ اس اخبار کے چلانے والے شخص کی قابلیت اتنی بھی نہیں تھی کہ کم از کم اخبار کا نام ہی صحیح زبان میں رکھ لیتا۔ لیکن خالد حسن نے اسے اپنی مطلب براری کے لئے صحافی بنا دیا۔ "کرسنٹ" کے مقابلے میں وہ پہلا اخبار تھا جو مخالفت کی خاطر پاکستانی سفارت کاروں نے کھڑا کیا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد سے ٹورانٹو میں پاکستانی اخباروں کی کچھ اتنی بہتات ہو گئی کہ آج صحافت کا اعتبار جاتا رہا۔

اسی زمانے میں ہمارے دیرینہ رفیق کار ظفر بنگش اپنی شادی کے سلسلے میں پاکستان گئے۔ ادھر ہمارے ایک "مہربان" نے آئی ایس آئی میں ان کے پاکستان جانے کی اطلاع کر دی۔ چنانچہ انہیں پاکستان میں روک لیا گیا۔ ان دنوں پاکستان میں یہ عالم تھا کہ آئے دن لوگ صفحۂ ہستی سے غائب کر دیئے جاتے تھے چنانچہ ہمیں سخت تشویش ہوئی۔ جب ہمارے مقامی پریس کلب "فارن آفس" اور دیگر دفاتر کو حالات کی سنگینی سے مطلع کیا تو پاکستانی سفیر خاص طور پر ملاقات کے لئے ٹورانٹو آئے۔ ہم نے ان سے عرض کیا کہ ظفر بنگش کی رہائی اور واپسی تک ملاقات لاحاصل ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے یہاں مقیم اردو کے معروف ادیب و محقق عزیز احمد مرحوم کے توسط سے ہمیں بلایا۔ جب ہم نے پروفیسر عزیز احمد مرحوم کے احترام اور حالات کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے افتخار علی سے ملاقات کی تو ان کی باتوں سے پتہ چلا کہ بھٹو بذات خود اس کیس میں دلچسپی لے رہے ہیں اور وہ ذاتی طور پر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ "کرسنٹ" میں شائع شدہ فلاں فلاں مضامین کس کے لکھے ہوئے تھے۔ اس زمانے میں کریسنٹ کی اردو انگریزی اشاعت اکٹھی ہوا کرتی تھی اور اخبار پر مدیر کی حیثیت سے میرا ہی نام ہوا کرتا تھا۔ مضامین پر بھی کسی کے نام کی بجائے "خصوصی نامہ نگار کے قلم سے" لکھا ہوتا تھا۔ چنانچہ افتخار علی صاحب کو میں نے بتایا کہ بحیثیت مدیر و پبلشر کے ان تمام مضامین کی ذمہ داری میری ہے اور میں ہر قسم کے نتائج بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ اس پر جناب سفیر نے پاکستان میں ظفر بنگش پر عتاب اور تفتیش نازل ہونے کا اشارہ کیا۔ دھمکی سخت تھی۔ مگر میں نے صاف کہہ دیا کہ وہ جو چاہے کر لیں۔ جب تک ظفر بنگش خیریت سے واپس نہیں آجاتے کریسنٹ کے تمام صفحات میں صرف ایک ہی بات شائع ہوتی رہے گی "ظفر بنگش کہاں ہیں؟" اور وہ اخبار نہ صرف مقامی ذرائع ابلاغ، فارن آفس وغیرہ بھیجا جائے گا بلکہ بھٹو صاحب کی کینیڈا میں متوقع آمد پر ہزاروں کی تعداد میں پاکستانیوں میں بھی تقسیم کیا جائے گا۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند روز بعد ظفر بنگش ٹورانٹو واپس پہنچ گئے۔

اس پندرہ سالہ صحافتی سفر میں ہم سے کئی لغزشیں بھی ہوئیں۔ ہم نے ہر صبح کو صبح بہار سمجھا۔ جب ذوالفقار علی بھٹو کے ظلم و ستم کے بعد موجودہ فوجی حکمران آئے تو ہم نے کھل کر ان کی پذیرائی کی۔ ان سے خصوصی انٹرویو لے کر جلی حروف میں شائع کیا اور ان کی تشہیر کی۔ مگر یہ ہماری ناسمجھی اور ناپختگی کی بنا پر ہوا۔ جنرل ضیاء الحق کے تمام وعدے اور دعوے جھوٹے نکلے۔

ہمارے اس طویل سفر کا ایک یادگار دن وہ تھا جب نیویارک میں ہم چند ساتھیوں سمیت ایک جید عالم اور مرد خدا کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے تھے اور وہ کمال شگفتگی اور



شگفتگی کے ساتھ متکلم تھے۔ سوال و جواب ہوئے۔ علم و تجربہ کے کئی در کھلے۔ یہ تھے حضرت ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم۔ ملاقات کے دوران جب بھی پاکستان کا ذکر آتا تو وہ افسردہ ہو جاتے۔ بلکہ یوں لگتا تھا جیسے وہ پاکستان کے حالات سے بہت دل برداشتہ ہیں۔ جنرل ضیاء کے بارے میں ان کی رائے بہت سخت تھی اور

مولانا مودودی سے آخری انٹرویو کے دوران

انہوں نے صاف الفاظ میں ضیاء الحق کو ایک شاطر اور اسلام و پاکستان کے لیے خطرناک آدمی قرار دیا۔ یہ مولانا مرحوم کی زندگی کا آخری انٹرویو ثابت ہوا۔ تین ہفتوں کے بعد وہ رحلت فرما گئے۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہماری فکر کا محور ہمیشہ اسلام رہا ہے۔ چنانچہ پاکستان



میں جماعت اسلامی کو اسلامی تحریک جانتے ہوئے ہماری ہمدردیاں جماعت کے ساتھ تھیں۔ اسی لیے اس سال دسمبر (۱۹۷۹ء) کو میں جب پاکستان گیا تو مولانا مرحوم کے انٹرویو کی ٹیپ ریکارڈنگ ساتھ لیتا گیا اور اسے جماعت اسلامی کے اخبار روزنامہ "جسارت" کے دفتر جا کر اور ایک کاپی اردو ڈائجسٹ کے مدیر اعلیٰ الطاف حسن قریشی کو پیش کی۔ مگر وائے قسمت کسی کو بھی اپنے مرحوم استاد اور قائد کی خواہش و وصیت چھاپنے کی ہمت نہ ہوئی بلکہ جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے جنرل ضیاء الحق کی مطلق العنان حکومت میں شریک ہو کر وزارتیں حاصل کیں، الطاف حسن قریشی آج بھی جنرل ضیاء کے خصوصی مشاورتی رکن ہیں! افسوس صد افسوس
اگرچہ محبت ہے جماعت کی آستینوں میں

پھر ایک وقت وہ آیا جبکہ ستمبر ۱۹۸۰ء میں ہمیں بین الاقوامی اسلامی تحریک کی نشر و اشاعت اور خدمت کا موقع فراہم کیا گیا تو ہم نے اسے دل و جان سے قبول کر لیا۔ اب بڑے پیمانے پر کفر اور اسلام کا تقابل ہونے لگا تو حقائق کا شدت سے احساس ہوا۔ چنانچہ ایک نیا عزم لے کر حق کا ساتھ دینے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس اقدام پر ایک دفعہ ہمیں دنیا میں آزادیٔ اظہار کی نام نہاد علمبردار ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اپنے ایک

سابقہ سمیت کئی ہفتے تشدد اور استبداد کے ساتھ زیر حراست رکھا گیا۔ بعد میں یہ الزام لگاتے ہوئے ان دونا تواناؤں کو امریکہ سے نکال دیا گیا کہ ہم اس عظیم (؟) سلطنت کا تختہ الٹنے کے لیے امریکہ پہنچے تھے۔ جب ہمیں واپس کینیڈا بھیجا گیا تو ہمارے آگے اور پیچھے امریکی پولیس کی بارہ گاڑیاں تھیں۔ دو کار بمب بھی ساتھ تھیں ...!

بہرحال یہ ہے ہمارے پندرہ سالہ صحافتی سفر کے چند آزمائشی واقعات۔ پندرہ سال ایک طویل مدت ہوتی ہے۔ اب ہماری کنپٹیوں اور ڈاڑھی سے سفید بال جھلکنے لگے ہیں۔ خدائے عز و جل کا احسان ہے جس نے ایسی بھرپور زندگی عطا کی اور علم و تجربے کی دولت سے نوازا۔

اس سارے سفر میں اگر حیرت و افسوس ہے تو صرف اس بات پر کہ ہم جنہیں بڑا سمجھتے تھے وہ بہت چھوٹے نکلے اور جنہیں اپنا سمجھتے تھے وہ مار آستین نکلے! اور ان سب کا تعلق اس طبقۂ فکر سے ہے جو اپنے آپ کو مذہب اسلام کے صحیح نام لیوا اور خدمت گزار سمجھتے ہیں! چراغ تلے اندھیرا دل شکن ضرور ہے لیکن الحمد للہ ہمیں اس انکشاف نے وہ عرفان عطا کیا ہے جو شاید کسی اور راستے سے حاصل نہ ہوتا۔ چنانچہ آج اگر پھر سے زندگی کا آغاز کرنا پڑے تو ہم پھر اسی راستے پر چلنے کیلئے بصد شوق تیار ہیں۔

وقت کا کارواں لمحہ بہ لمحہ آگے بڑھ رہا ہے۔ آزمائشوں کی بھٹی کی تپش کبھی راکھ تلے دب جاتی ہے اور کبھی شعلہ بن کر بھڑک اٹھتی ہے۔ لیکن ہمارے ان جذبوں اور حوصلوں کو سرد نہیں کر پاتی جو صرف اس ایک مقصد کے تحت سرگرم عمل ہیں کہ آسمانِ پر چاند — ہلال و کریسنٹ — ہر پندرہ روز کے بعد طلوع ہوتے رہیں اور اپنی کرنوں سے دنیا کو منور کرتے رہیں۔
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے
(آمین)

لطیف ادریسی

دین میں کوئی تنگی نہیں

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، رکوع اور سجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو، اور نیک کام کرو، شاید کہ تم کو فلاح نصیب ہو۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے، اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی...
(الحج ۷۷-۷۸)

منافق کی سیادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو، اس لئے کہ اگر ایسا ہوا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔
(مشکوٰۃ)

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا "کیا کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟" عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اسی طرح دنیا دار گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔" (بیہقی)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو دنیا سے اس کو اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے۔

کرامت وضو کی

مصر میں قیام کے دوران میں سیدہ نفیسہؓ کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی ایک بیٹی اپاہج تھی۔ بچی کی ماں سیدہ نفیسہؓ کی خدمت میں بیٹی کو لیے دعا کرانے حاضر ہوئی۔ اس وقت ظہر کا وقت تھا۔ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ وضو کرنے کے بعد اسی پانی سے بچی کو نہلا دیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے اس بچی کو شفا بخش دی اور اس کا اپاہج پن یوں ختم ہو گیا جیسے وہ کبھی تھا ہی نہیں۔ یہودی خاندان پر اس واقعے کا بہت اثر ہوا۔ اسی شام پورے خاندان نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کے ساتھ ستر یہودی اور بھی تھے۔

حضرت نفیسہؓ قرآن کریم کی عاشق صادق تھیں۔ دن کو روزہ رکھتیں اور رات عبادت میں گزارتیں۔ ان کی ایک بھانجی کا بیان ہے: "میں نے چالیس سال تک ان کی خدمت کی۔ اس دوران میں السیدہ نفیسہؓ کو ہر رات عبادت الٰہی میں مشغول پایا۔ وہ ہمیشہ روزے سے رہیں سوائے عیدین اور ایام تشریق کے۔" بھانجی کے اس سوال پر کہ آپ اس قدر عبادت کیوں کرتی ہیں، السیدہ نفیسہؓ نے فرمایا: "میرے سامنے گھاٹیاں ہی گھاٹیاں ہیں جن کو عبور کرنے کے لیے 'فوز' کا مقام حاصل کرنا پڑتا ہے۔"
(الجواہر النفیسہ — محمد عبدالخالق سعدی)



ٹورانٹو کے رائل یارک ہوٹل میں تقریر کرتے ہوئے ذوالفقار علی بھٹو۔ سامنے کریسنٹ کی ایک کاپی پڑی ہے جس میں ان سے کئی سوال پوچھے گئے تھے۔

خواتین کا صفحہ

کولمبیا یونیورسٹی کی مسلم طالبات کی تنظیم خواہران اسلام کی رکن امریکی نومسلم
عائشہ عدویہ

عائشہ عدویہ ایک امریکی نومسلم خاتون ہیں۔ انہوں نے ایک پاکستانی ... سے شادی کی ہے اور وہ دونوں ... کا کاروبار کرتے ہیں۔ عائشہ عدویہ سسٹرز آف اسلام (خواہران اسلام) کی رکن ہیں۔ یہ تنظیم کولمبیا یونیورسٹی کی مسلم طالبات نے قائم کی ہے۔ یہ تنظیم مسلمان طالبات اور عورتوں میں دینی شعور اجاگر کرنے اور ایک غیر مسلم معاشرے میں خواتین کی دینی تربیت کا ایک چھوٹا مگر مؤثر ادارہ ہے۔ ایک ملاقات میں عائشہ عدویہ نے اپنے قبول اسلام کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں نے ... پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے کہا مجھے اپنی ابتدائی زندگی میں اطمینان حاصل نہیں تھا۔ میں عیسائیت سے مطمئن نہیں تھی اور میرا دل کسی اور چیز کی تلاش میں تھا۔ میں حقیقی سکون کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہی تھی کہ ایک دن میری نظر ایک امریکی نومسلم میلکم ایکس کی کتاب پر پڑی۔ اس کتاب میں اسلام کا تعارف کرایا گیا تھا۔ میں نے اس کتاب کو سرسری طور پر پڑھا تو اس سے بہت متاثر ہوئی۔ میں نے اسلام کو ایک سادہ اور آسان مذہب محسوس کیا۔ میں نے یہ بات بھی محسوس کی کہ اسلام فطرت ... جو کچھ کہتا ہے وہی اصل زندگی اور اس کی حقیقت ہے ...

آپ کے مسائل



میں ہر وقت اس کے خیالوں میں کھویا رہتا ہوں

بیٹیاں بوجھ کیوں سمجھی جاتی ہیں

تازہ بہ تازہ

ماہنامہ اردو زبان کا نیا پرچہ

قومی زبان کا تازہ شمارہ

سلیم آغا کے افسانے

ایک نیا سفرنامہ

ڈاکٹر انور سدید کی نئی کتاب



ادب و ثقافت

محسن نقوی



میں جلوۂ صد رنگ ہوں یا موجِ صبا ہوں؟
احساس کی پوشاک پہن کر سوچ رہا ہوں

اک جام ہی پی لے تو ذرا گردشِ دوراں
پھر تجھ کو بتاؤں کہ میں کون ہوں کیا ہوں؟

تو پیار کرو پہلی ملاقات کی باتیں
میں پہلی ملاقات ذرا بھول گیا ہوں

سو بار زمانے نے مجھے زہر دیا ہے
سو بار ہی سچ بول کے سقراط بنا ہوں

اے دوست زمانے کی عنایات پہ مت جا
آ دیکھ کہ سر سے لے کے زنجیر بپا ہوں

ماتھے پہ شبِ غم جو نہیں تھا مرے احساس
اک سی کی آہٹ پہ بھی لب چپک پڑا ہوں

ہر اشک یہاں زندگی تحریر کرے گا
ہر زخم یہ کہتا ہے ترا بندِ قبا ہوں

اکثر تو میں پانے کی تمنا میں بھی محسن
خود اپنے ہی رہ کی دیوار بنا ہوں

یوں بھی خزاں کا روپ سہانا لگا مجھے
ہر پھول فصلِ گل میں پرانا لگا مجھے

میں کیا کسی پہ سنگ اٹھانے کی سوچتا
اپنا ہی جسم آئینہ خانہ لگا مجھے

اے دوست جھوٹ عام تھا دنیا میں اس قدر
تو نے بھی سچ کہا تو فسانہ لگا مجھے

اب اس کو کھو رہا ہوں بڑے اشتیاق سے
وہ جس کو ڈھونڈنے میں زمانہ لگا مجھے

محسن ہجومِ یاس میں مرنے کا شوق بھی
جینے کا اک حسین بہانہ لگا مجھے

منسوب تھے جو لوگ مری زندگی کے ساتھ
اکثر وہی ملے ہیں بڑی بے رخی کے ساتھ

یوں تو میں ہنس پڑا ہوں تمہارے لیے مگر
کتنے ستارے ٹوٹ پڑے اک ہنسی کے ساتھ

دشمن نے تو اپنا گریباں بھی دیکھ لے
اے دوست یوں نہ کھیل مری بے بسی کے ساتھ

مجبوریوں کی بات چلی ہے تو کیا کہیں
ہم نے پیا ہے زہر بھی اکثر خوشی کے ساتھ

چہرے بدل بدل کے مجھے مل رہے ہیں لوگ
اتنا برا سلوک مری سادگی کے ساتھ!

اک سجدۂ خلوص کی قیمت قضا سے تھا
یارب نہ کر مذاق مری بندگی کے ساتھ

محسن کرم بھی ہے جس میں خلوص بھی
مجھ کو غضب کا پیار ہے اُس دشمنی کے ساتھ

یاروں کی خامشی کا بھرم کھولنا پڑا
اتنا سکوت تھا کہ مجھے بولنا پڑا

صرف ایک تلخ بات سنانے سے پیشتر
کانوں میں پھول پھول کا رس گھولنا پڑا

اپنے خطوں کے لفظ جلانے پڑے مجھے
شفاف موتیوں کو کہاں رولنا پڑا!

خوشبو کی سرد لہر سے جلنے لگے جو زخم
پھولوں کو اپنا بندِ قبا کھولنا پڑا

سنتے تھے جس کی بزم میں محسن ناشناس ہے
محسن ہمیں وہاں بھی سخن تولنا پڑا

قطعات

زندگی غم کی نار سے جل سکتی ہے
آرزو یاس میں ڈھل سکتی ہے
راس آجائے اگر فصلِ برہنہ پائی
زندگی خارِ مغیلاں پہ بھی چل سکتی ہے

چاندنی کارگر نہیں ہوتی
تیرگی مختصر نہیں ہوتی
ان کی زلفیں اگر بکھر جائیں
احترامِ سحر نہیں ہوتی

منتشر یوں عظمتِ آدم کا شیرازہ ہوا
داغ رسوائی رخِ کردار کا غازہ ہوا
میں لبِ ساحل کھڑا دریا کے تکلے پہ خندہ زن
ڈوبنے کے بعد گہرائی کا اندازہ ہوا



محسن نقوی

اُن کا نام اخبارات میں یوں اچھالا جا رہا ہے جیسے کسی کے عیب اچھالے جاتے ہیں

سخن در سخن
خامہ بگوش کے قلم سے

آج کل ہندوستانی نقاد شمس الرحمٰن فاروقی کا نام پاکستانی اخبارات میں یوں اچھالا جا رہا ہے جیسے کسی کے عیب اچھالے جاتے ہیں۔ ہر ہفتے اخباروں کے ادبی صفحات پر ان کا ذکر ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وہ وارث علوی کے حوالے سے خبروں میں آئے۔ یہ اطلاع چھپی کہ وارث علوی نے فاروقی کے تنقیدی غبارے سے ہوا نکال دی ہے، حالانکہ اس غبارے میں ہوا تھی ہی نہیں۔ علم تھا اور علم غبارے میں ہوا کی طرح ہے اسے باہر نکالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔ پھر ایک اخبار میں فاروقی صاحب کا ایک خط چھپا جس کا بہت چرچا ہوا۔ اس خط میں انہوں نے شمیم احمد کے اس الزام کی تردید کی تھی کہ وہ پبلک ریلیشنگ کے آدمی ہیں۔ فاروقی صاحب نے فرمایا تھا کہ مجھے پبلک ریلیشنگ کا ہنر آتا تو میں ہندوستانی ادیبوں کے اس سرکاری وفد کا سربراہ نہ سہی رکن ضرور ہوتا جس نے گزشتہ دنوں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اس طرح ایک طرف تو انہوں نے اپنی بے ہنری کا اور دوسری طرف وفد میں شامل ادیبوں کے ہنرمند ہونے کا اعتراف کیا تھا گویا فاروقی صاحب کے نزدیک کنور مہندر سنگھ بیدی، جگن ناتھ آزاد، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور ڈاکٹر خلیق انجم وغیرہ اپنی ادبی حیثیت کی بنا پر وفد میں شامل نہیں کیے گئے تھے۔ فاروقی صاحب کا یہ الزام بے بنیاد ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان حضرات کی کتابیں ... ہیں، اور سو سے زیادہ ادیب ... ادبی حیثیت سے شامل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ میٹرک اور منشی فاضل کے نصاب میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔ اگر فاروقی کی کتابیں نصاب میں شامل نہیں ہو سکیں تو یہ خود انہی کا قصور ہے۔ ریاض میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی۔

ریاض میں کمی والی بات شاید کچھ لوگوں کے لیے وضاحت طلب ہو اس لیے اس کا پس منظر بتا دینا ضروری ہے۔ مرزا یگانہ استاد بندو خاں کے ہاں بمبئی میں ... کے گھر مہمان تھے۔ یگانہ رات بھر فکر سخن کرتے تھے اور کاغذ پر شعر لکھتے اور قلم روک دیتے۔ بندو خاں یہ سب کچھ حیرت سے دیکھتے رہتے تھے۔ ایک دن ان سے ضبط نہ ہوا، انہوں نے یگانہ سے پوچھا حضرت آپ یہ کیا کرتے رہتے ہیں؟ یگانہ نے جواب دیا۔ فکر سخن کرتا ہوں۔ بندو خاں نے کہا ریاض کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ آپ کو بار بار لکھنے اور قلم روکنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

ریاض کی کمی کی وجہ سے فاروقی صاحب ادیبوں کے وفد میں شامل نہ ہو سکے، لیکن خوبی قسمت سے سرکاری افسروں کے ایک وفد میں شامل ہو کر اسلام آباد آئے اور سرکاری مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر پاکستان کے ادبی مرکز لاہور پہنچ گئے ڈیڑھ دن وہاں گزارا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ لاہور کے اخباروں کو ڈیڑھ دن کے قیام سے ڈیڑھ مہینے تک خبریں چھاپنے کا مواد مل گیا۔ اب یہ حال ہے کہ ہر اخبار میں شمس الرحمٰن فاروقی کے حوالے سے تصویریں، خبریں، فیچر اور کالم اس طرح چھپ رہے ہیں جیسے بڑی مقدار میں ہیروئن کے پکڑے جانے پر چھپتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ لاہور کے اخبارات علم اور ہیروئن کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں۔

انتظار حسین نے فاروقی صاحب کے بارے میں ایک دلچسپ کالم لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ لاہور والوں کے ذہن میں یہ تصور تازہ تھا کہ فاروقی نے احمد مشتاق کو فراق سے بڑا شاعر قرار دیا ہے۔ اسی لیے انہوں نے فاروقی کو آڑے ہاتھوں لیا۔ لیکن فاروقی بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے تھے وہ اپنے موقف پر سختی سے قائم رہے۔ عالم مسافرت کے بے سروسامانی کے باوجود یہ دلیل پیش کی کہ فراق کے ہاں فالتو الفاظ بہت ہوتے ہیں جبکہ احمد مشتاق کے ہاں بالکل نہیں ہوتے۔ انہوں نے فراق کا یہ شعر سنایا۔

ذرا وصال کے بعد آئنہ تو دیکھ اے دوست!
ترے جمال کی دوشیزگی نکھر آئی

اور فرمایا کہ یہاں "اے دوست" کیا کر رہا ہے۔ یہ دونوں لفظ فالتو ہیں جو مصرع پورا کرنے کے لیے ڈالے گئے ہیں۔ احمد مشتاق کے ہاں یہ سقم دکھائی نہیں دے گا۔

فاروقی صاحب کی یہ بات قدرے قابل تعریف ہے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فراق کے شعر میں فالتو الفاظ کے باوجود وہ حسن ہے جو احمد مشتاق کے گزشتہ و آئندہ کلام میں دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اگر فراق صرف یہی ایک شعر کہتے تو بھی ان کا درجہ با اعتبار شاعر احمد مشتاق اور شمس الرحمٰن فاروقی دونوں سے بڑا ہوتا۔ ہماری رائے میں یہ انتہا پسندانہ رائے ہے۔ فراق سے احمد مشتاق اور فاروقی کا موازنہ کرنا تو کیا، موازنے کا تصور کرنا بھی تضییع اوقات ہے۔ "اوقات" کا لفظ ہم نے یہاں انہیں معنوں میں استعمال کیا ہے جن معنوں میں میر نے اس مصرعے میں کیا تھا۔

پھر معلوم ہو گئی ہمیں اوقات آپ کی۔

بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے کہ فاروقی صاحب نے فراق کے مذکورہ شعر کے جن الفاظ کو فالتو بتایا ہے یہ شعر ان کے بغیر مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر فراق دوست کو مخاطب نہ کرتے تو پھر یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا کہ روئے سخن کس کی طرف ہے۔ آخر فراق کو الہ آباد ہی میں رہنا تھا کہ جہاں سے رسالہ "شب خون" نکلتا ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ دوست کو مخاطب کیے بغیر اس قسم کا شعر کہہ دیتے۔ "دشمن" آسمان سر پہ اٹھا لیتے!

فاروقی صاحب کے بیان سے متاثر ہو کر استاد لاغر مراد آبادی نے احمد مشتاق کے دونوں دیوان دیکھ ڈالے۔ وہ فرماتے ہیں "فاروقی صاحب کو فراق کے ہاں صرف فالتو لفظ نظر آتے ہیں۔ لیکن احمد مشتاق کے ہاں تو پورے پورے شعر فالتو ہیں۔ حیرت ہے کہ اس کے باوجود فاروقی صاحب احمد مشتاق کو فراق سے بڑا شاعر قرار دیتے ہیں۔ اس سے بہتر تو یہ تھا کہ فاروقی خود اپنے بارے میں یہ فرما دیتے کہ وہ فراق سے بڑے شاعر ہیں۔ تب ہم یہ بھی مان لیتے کہ فراق شاعری کی ابجد سے بھی واقف نہیں، بشرطیکہ شاعری اور بڑھئی کے کام کو ایک ہی چیز سمجھا جائے۔"

ہم اس تبصرے پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے کیونکہ ہم شمس الرحمٰن فاروقی، احمد مشتاق اور استاد لاغر مراد آبادی تینوں کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں اور بڑھئی کے کام کو شاعری کے مقابلے پر ایک مفید کام سمجھتے ہیں۔ بڑھئی لکڑی سے اچھی اچھی چیزیں بناتا ہے اور شعراء کرام سخن میں اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں یعنی خود ہی سوکھ کر لکڑی ہو جاتے ہیں اور یہ لکڑی بڑھئی کے کام کی بھی نہیں ہوتی!

وارث علوی اور شمس الرحمٰن فاروقی کے حوالے سے انتظار حسین لکھتے ہیں کہ ایک محفل میں وارث علوی کے مخاصمانہ مقالے کا ذکر آیا تو شمس الرحمٰن فاروقی نے ان ادیبوں کے برخلاف جو اپنے پر ناپسندیدہ تنقید سے بگڑ جاتے ہیں۔ بڑی عالی ظرفی کا مظاہرہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وارث علوی کی تحریر دلچسپ ہوتی ہے مگر استدلال کمزور ہوتا ہے۔ پھر کہا، بھئی ہے ان ناول کم لکھا جا رہا ہے، وارث علوی اپنے مضامین سے اس کمی کو پورا کر رہے ہیں۔

ناول والی بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ وارث علوی کا ہر مقالہ طوالت کے اعتبار سے امیر حمزہ کی داستان ہوتا ہے مگر کمزور استدلال والی بات ہماری عقل کو نہیں لگی۔ ہاں اگر یہ کہا جاتا کہ وارث علوی کے مقالے پڑھنے والوں کی صحت کمزور ہو جاتی ہے تو بات سمجھ میں آتی۔

انتظار حسین نے شمس الرحمٰن کی عالی ظرفی کا ذکر کیا ہے۔ اس کا مظاہرہ ایک اور جگہ بھی ہوا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ایک محفل میں ڈاکٹر خورشید کے ایک سوال کے جواب میں فاروقی صاحب نے کہا۔ وارث علوی کے مضامین ہم نے "شب خون" میں ابن حسین کے نام سے چھاپے تھے۔ جب وہ جم گئے تو ہمیں کو ڈسنے لگے۔

ہمارا خیال ہے کہ وارث علوی ابھی پوری طرح جمے نہیں۔ ابھی تو انہوں نے فاروقی کی صرف ایک کتاب پر مضمون لکھا ہے۔ باقی کتابوں پر وہ لکھنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد امید ہے کہ وارث علوی ہی نہیں، فاروقی بھی اچھی طرح جم جائیں گے۔

غزل

شاہین
(آکوڑا)

دل سے پھر چھیڑ کر دے گیا اندازہ تیرے
اس نے جب توڑ دی دل سے آواز تیرے
سوچتے ہوں گے ہمیں ہیں سوالوں کے جواب
ذہن آشفتہ کو الجھے ہوئے پیرانہ تیرے
چپکے اٹھا ہوں تری آنکھ سے لیکن ہمدم
گھر نہ ہو جاؤں پھر آواز میں آوازہ تیرے
رنج جلتی ہو تو آواز سے آنچ آتی ہے
کیف و غم کے طلب گار لیے سانہ تیرے
یہ اشنیا ہے ہم رخت تمنا اپنا
اب قریب اور نگاہ غلط انداز تیرے
جو میں احترام سے شاہین فقط جی لیا ہوں
اس کو گھڑی ہی رکھ لیے وہ اعزازہ تیرے

یاد

کوئی چٹکی سی کلیجے میں لیے جاتا ہے
ہم تری یاد سے غافل نہیں ہونے پاتے
([illegible])

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
ترے ذکر سے، تری فکر سے، تری یاد سے، ترے نام سے
(جگر مراد آبادی)

اسی چمن میں چلیں جشن یادِ یار کریں
دلوں کو چاک گریباں کو تار تار کریں
(مخدوم محی الدین)

پکارتی ہے دریچوں سے کہکشانی سے
بڑے گھمنڈ سے یاد ان کی دل میں آتی ہے
(ڈاکٹر [illegible] لکھنوی)

یوں تری یاد کی مشعل ہے فروزاں دل میں
ذہن شاعر میں شگفتہ سی غزل ہو جیسے
(عنوان چشتی)

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف دس ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No....
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT
M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۴۸): پنجابی خاندان کی خوش مزاج، سلیقہ شعار، تعلیم یافتہ لڑکی، عمر ۲۲ سال کے لیے کینیڈین امیگرنٹ شریف اور برسر روزگار لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلی کوائف کے لیے خط لکھیے۔

★

اشتہار نمبر (۴۹): انگلینڈ میں مقیم تعلیم یافتہ، شریف اور روشن خیال لڑکے کے لیے اندازاً ۲۱ سال عمر کی سمجھدار، پڑھی لکھی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کے رشتہ دار کینیڈا میں موجود ہیں اور ضروری کوائف مہیا کر سکتے ہیں۔

★

اشتہار نمبر (۵۰): ٹورانٹو میں اپنے خاندان کے ساتھ سکونت پذیر کراچی سے تعلق رکھنے والے، پڑھے لکھے، خوش مزاج، خوش شکل اور معقول تنخواہ پر ملازم لڑکے کیلیے اندازاً ۲۵ سال عمر کی ٹورانٹو میں موجود لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے سرپرست اپنے فون نمبر کے ساتھ رجوع فرمائیں۔

★

اشتہار نمبر (۵۱): عرب کے خلیجی علاقے میں ملازمت کرنے والے شریف خاندان کے جوان صالح کے لیے ٹورانٹو میں موجود مسلمان گھرانے کی سیدھی سادی، مشرقی مزاج اور اسلامی اصولوں کی پابندی کرنے والی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکے کی بہن ٹورانٹو میں قیام رکھتی ہیں اور لڑکے کی تصویریں دکھا سکتی ہیں۔ لڑکا گرمیوں میں چھٹی پر یہاں آنے والا ہے۔ خواہشمند اس اخبار کے نمبر پر اپنا ٹیلی فون چھوڑ دیں۔

★

اشتہار نمبر (۵۲): ٹورانٹو میں اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کے ساتھ مقیم گریجویٹ، برسر روزگار، ۳۰ سالہ مطلقہ خاتون کے لیے گھر بسانے کے خواہشمند سنجیدہ مزاج اور مناسب العمر شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کے لیے خط لکھیے۔

مقامی خبریں

•

۲۹ مارچ کو ۷ بجے شام حضرت علیؓ کا جشن ولادت ڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجیٹ واقع لارنس اور مڈلینڈ، اسکاربرو میں منایا جارہا ہے۔ جس میں گفتار ہیں اور منظوم خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ معلومات کے لیے درج ذیل نمبروں پر رابطہ قائم کیجیے:

292-3939,
875-0290

•

نقرعید پر ہندوستان میں قربانی کرانے کے خرچ کا اندازہ سات آدمیوں کے لیے تیس امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔ مزید معلومات کے لیے شمیم احمد کو ذیل کے نمبر پر فون کیجیے:

690-5335

•

ٹورانٹو کی پاکستانی ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے یوم پاکستان کے موقع پر ۲۳ مارچ اتوار کے دن ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے شب تک مینا بازار لگے گا جس میں لذیذ کھانوں اور مشروبات کے ساتھ ساتھ کپڑے، کھلونے اور گھریلو استعمال کی اشیاء فروخت کی جائیں گی۔ بچوں کے لیے گیمیں ہوں گے۔ پتہ یہ ہے:

BANBURY COMMUNITY
CENTRE
120 BANBURY RD.

مزید معلومات کے لیے فون کیجیے:
شاہدہ احمد 445-9262

•

قرار داد پاکستان کی چھیالیسویں سالگرہ پر اونٹاریو کے پریمیئر جناب ڈیوڈ پیٹرسن نے پندرہ روزہ "الہلال" کے توسط سے پاکستانی کمیونٹی کو تمام نیک تمناؤں اور مبارکباد کا تحفہ بھیجا ہے۔

کراچی بار میں جنرل چشتی پر وکلاء کا حملہ

انڈے اور ٹماٹر پھینکے گئے، ٹھنڈے پانی کا جگ ان پر انڈیلا گیا

پولیس والے انہیں بچانے کے بجائے قہقہے لگاتے رہے



سری لنکا نے دوسرے ٹیسٹ میں پاکستان کو ۸ وکٹ سے ہرا دیا

میچ ختم ہونے پر چار ہزار تماشائی میدان میں گھس آئے، پاکستانی کھلاڑیوں کو گالیاں دی گئیں، فقرے کسے گئے

اسکور بورڈ

صرف جماعت اسلامی ہی اسلامی جماعت ہے: میاں طفیل محمد

ملک کو خطرہ لاحق ہے: معراج محمد

حبیب جالب کو بیرون ملک جانے کی اجازت دی گئی

عورتوں کو نقاب پوشی پر مجبور کیا جائے

جماعت اسلامی کی قرارداد

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.15 No.1 March 25, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

مقبوضہ کشمیر میں گورنر راج نافذ کر دیا گیا

جی۔ ایم شاہ کی حکومت نے استعفیٰ دے دیا، اندرا کانگریس نے حمایت ترک کر دی تھی

سابق وزیر اعلیٰ پر فرقہ وارانہ فسادات سے نمٹنے میں نااہلی کا مظاہرہ کرنے کا الزام

ریاستی اسمبلی میں اب ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا گروپ سب سے بڑا ہے

میر واعظ / ## راجیو: دورہ پاکستان اب بہت مشکل نظر آتا ہے

دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششوں میں پیش رفت سست رہی

ڈکٹیٹرشپ سے جمہوریت کو اقتدار کی منتقلی میں کئی مسائل درپیش آسکتے ہیں

فوجی حالات خراب ہوا تو میدان میں دوبارہ کود نے کا استحقاق ہر گز نہیں کرتے

حالیہ سیاسی سرگرمیاں اور طلباء کے ہنگامے قدرتی عمل کا نتیجہ ہیں۔ موجودہ صورتحال پر گرفت کرو تو نظر آتی ہے



ضیاء الحق

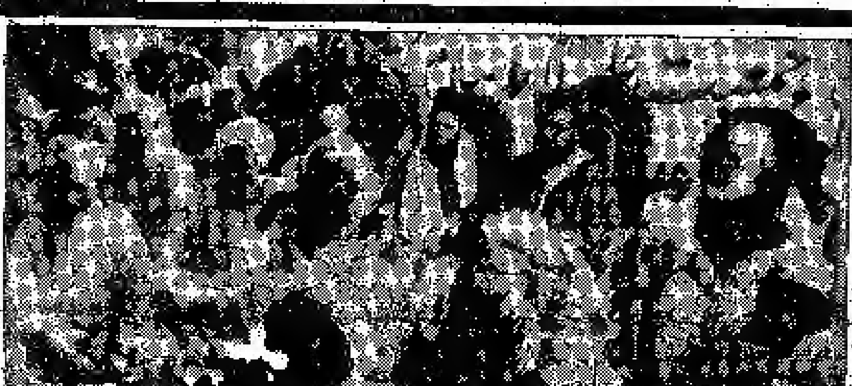
اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں

چار سو اسامیاں
ایک لاکھ درخواستیں
چھ ہزار سفارشیں

بھٹو نے انتخابی مہم کے دوران جنرل ضیاء کو نشانہ کیا تھا: اصغر خان

پیپلز پارٹی کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے

کراچی میں مزید ۲۴۴ طلباء گرفتار
شہر کے تعلیمی اداروں میں کشیدگی



جمعیت علماء اسلام کی شریعت کانفرنس میں مفتی محمود حسن، مولانا عبدالستار، مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء

تمام مکاتب فکر اور طبقات نفاذ شریعت کے لیے دستخطی مہم کو کامیاب بنائیں

مرکزی مجلس علمائے تحفظ ختم نبوت اور وزیر اعظم کے درمیان معاہدہ پر فوری عملدرآمد کیا جائے

صدر ضیاء فوج کے سربراہ کا عہدہ چھوڑ دیں۔ افغان مجاہدین کی امداد کی جائے: شریعت کانفرنس کی قراردادیں

بھارت میں ۱۱ ہزار مساجد منہدم کر دی گئیں



مولانا ۔۔۔ نشتر پارک کراچی میں نظام شریعت کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

Managing Editor: M Lateef Owaisi